درس بیست و ششم

چھبیسواں سبق

نامہ ای بہ پسرم
(اپنے بیٹے کو خط)

مصنف: ڈاکٹر پرویز ناتل خانلری

متن فارسی:

فرزند من! دمی چند بیش نیست که درآغوش من خفته ای و من به نرمی سرت را بر بالین گذاشته 'آرام از کنارت برخاسته ام و اکنون به تو نامه می نویسم. اکنون تو کوچکتر از آنی که بتوانم آنچه می خواهم 'با تو بگویم. سالهای دراز باید بگذرد تا تو گفته های مرا دریابی. شاید روزی این نوشته رابرداری وبه کنجی بروی و بخوانی ودرباره آن اندیشه کنی.

☆☆☆

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
فرزند من	میرے بیٹے	اکنون	اب
دمی چند	چند لمحے	نامہ	خط
بیش نیست	زیادہ نہیں ہے	کوچکتر	زیادہ چھوٹا
خفتہ ای	تو سویا ہے	دریابی	تو جان لے
بالین	تکیہ	کنج	گوشہ

☆☆☆

ترجمہ:

میرے بیٹے! چند لمحوں سے زیادہ نہیں ہوئے کہ تو میری گود میں سویا ہے اور میں نے نرمی سے تیرے سر کو سرہانے پر رکھ کر آرام سے میں تیرے پہلو سے اٹھا ہوں اور اب تجھے خط لکھ رہا ہوں۔ ابھی تو اس سے بہت چھوٹا ہے کہ میں جو کچھ چاہتا ہوں تم سے کہہ سکوں۔ کئی طویل سال گزرنے چاہیں تا کہ تم میری باتوں کو سمجھ سکو۔ شاید ایک دن تم اس تحریر کو اٹھا کر ایک گوشے میں جاؤ اور پڑھو اور اس کے بارے میں غور کرو۔

☆☆☆

متن فارسی:

من نیز مانند هر پدری آرزو دارم که دوران جوانی تو به خوشبختی بگذرد اما جوانی برمن خوش نگذشته است و امید ندارم که روزگار تو بهتر باشد. دوران ما عصر ننگ و فساداست و هنوز نشانه ای پیدا نیست از اینکه آینده جز این باشد.

شاید برمن عیب بگیری که چرادل ازوطن برنداشته و ترا به دیاری دیگر نبرده ام تا در آنجا با خاطری آسوده تر به سر ببری. راستی آن است که این عزیمت بارها از خاطرم گذشته است اما من وتو ازآن نهالها نیستیم که آسان بتوانیم ریشه از خاک خود برکنیم ودر آب و هوائی دیگر نمو کنیم.

☆☆☆

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
پدر	باپ	دیاری	ایک ملک، کوئی ملک
روزگار	زمانہ	خاطری آسودہ	مطمئن دل
عصر ننگ وفساد	بے شرمی کا زمانہ	عزیمت	ارادہ، خیال
هنوز	ابھی	نہال	پودا
آینده	مستقبل	برکنیم	اکھاڑ لیں
عیب بگیری	تو تنقید کرے	نمو	پرورش

☆☆☆

ترجمہ:

میں بھی ہر باپ کی طرح آرزو رکھتا ہوں کہ تیری جوانی کا زمانہ خوش نصیبی سے گزرے۔ لیکن مجھ پر جوانی اچھی نہیں گزری اور مجھے امید نہیں کہ تیری زندگی بھی بہتر ہو۔ ہمارا زمانہ بے شرمی اور خرابی کا زمانہ ہے اور ابھی تک کوئی علامت دکھائی نہیں دیتی کہ مستقبل اس سے مختلف ہو۔

شاید تم مجھ پر نکتہ چینی کرو گے کہ کیوں دل کو وطن سے نہیں اٹھایا اور تمہیں کسی دوسرے ملک نہیں لے گیا تا کہ تم اس جگہ سکون سے زندگی گزار سکو۔ سچی بات یہ ہے کہ یہ خیال کئی بار میرے دل سے گزرا ہے۔ لیکن میں اور تم ان پودوں میں سے نہیں ہیں جو آسانی سے جڑیں اپنی مٹی سے اکھاڑ لیں اور دوسری آب و ہوا میں پرورش پائیں۔ ☆☆☆

متن فارسی:

اما شاید ماندن من سببی دیگر نیز داشته است. دشمن من که "دیو فساد" است ' در این خانه مسکن دارد. من با او بسیار کوشیده ام. همه خوشیهای زندگی ام در سر این پیکار رفته است. از اینکه ترا به دیاری دیگر نبرده ام. ازاین جهت بود که از تو چشم امیدی داشتم. میخواستم که کین مرا از این دشمن بخواهی. خلاف مردی دانستم که میدان را خالی کنم و از دشمن بگریزم. شاید تو نیرومندتر از من باشی و در این پیکار بیشتر کامیاب شوی.

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دیوفساد	برائی کا شیطان	بگریزم	میں فرار کروں
خانہ	گھر	نیرومندتر	طاقتور تر
مسکن	ٹھکانہ، جائے سکونت	پیکار	جنگ، لڑائی

☆☆☆

ترجمہ:

لیکن شاید میرے یہاں رہ جانے کا سبب کوئی اور بھی ہے۔ میرا دشمن جو فساد کا شیطان ہے اسی گھر میں رہتا ہے۔ میں نے اس کا بہت مقابلہ کیا ہے۔ میری زندگی کی تمام خوشیاں اس جنگ میں ضائع ہو گئی ہیں۔ یہ جو میں تجھے دوسرے ملک نہیں لے گیا ہوں اس کی یہ وجہ تھی کہ مجھے تجھ

سے امید تھی۔ میں چاہتا تھا کہ تم اس دشمن سے میرا بدلہ لو۔ میں اسے جوانمردی کے خلاف سمجھتا تھا کہ میدان کو خالی کردوں اور دشمن سے فرار اختیار کروں۔ شاید تم مجھ سے زیادہ طاقتور ہو اور اس جنگ میں زیادہ کامیابی حاصل کرو۔

☆☆☆

متن فارسی:

اکنون که اینجا مانده ایم 'باید در فکر حال و آینده خود باشیم می دانی که کشورِ ما روزگاری 'قدرتی و شوکتی داشت. امروز ازآن قدرت و شوکت نشانی نیست. ملتی کوچکیم و در سرزمینی پهناور پراکنده ایم. در این زمانه کشورهایی عظیم هست که ما در ثروت و قدرت با آنها برابری نمی توانیم کرد. امروز ثروت هر ملتی حاصل پیشرفتِ صنعتِ او است و قدرت نظامی نیز با صنعت ارتباط دارد. پس اگر نمی خواهیم یکباره نابود شویم 'باید در پی آن باشیم که برای خود شان واعتباری به دست بیاوریم. این شان و اعتبار را جز از راه دانش و ادب حاصل نمیتوان کرد. ملتی که رو به انقراض می رود ' نخست به دانش و فضیلت بی اعتنا می شود,اما اگر هنوز امیدی هست ' آن است که جوانان ما همه یکباره به فسادتن درنداده اند هنوز برقِ آرزو در چشم ایشان می درخشد؛ آرزوی آنکه بمانندو سرفراز باشند و من آرزو دارم که فردا تو هم در صف این کسان درآئی 'یعنی در صف کسانی که به قدر و شان خود پی برده اند، می دانند که برای کسب این شرف کوشش بایدکرد ورنج برد.آرزوی من این است که تو هم در این کوشش و رنج شریک باشی!

☆☆☆

مشکل الفاظ کے معانی

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
پہلے	نخست	وسیع وعریض	پہناور
بے توجہ	بی اعتنا	منتشر	پراکندہ
بجلی	برق	ترقی	پیشرفت
آنے والا کل	فردا	نتیجہ	حاصل
جان لیا ہے	پی بردہ اند	فوجی طاقت	قدرتِ نظامی
عزت	شرف	خاتمہ، زوال	انقراض

ترجمہ:

اب جبکہ ہم یہاں رہ گئے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے حال اور مستقبل کے بارے میں سوچیں۔ تم جانتے ہو کہ ہمارا ملک طاقت اور شان وشوکت کا زمانہ رکھتا تھا۔ آج اس طاقت اور شان وشوکت کا کوئی نشان باقی نہیں ہے۔ ہم ایک چھوٹی قوم ہیں اور وسیع وعریض سرزمین پر بکھرے ہوئے ہیں۔ اس زمانے میں عظیم ملک ہیں کہ ہم دولت اور طاقت میں ان کی برابری نہیں کر سکتے۔ آج ہر قوم کی دولت اس کی صنعتی ترقی کا

نتیجہ ہے اور فوجی طاقت کا تعلق بھی صنعت سے ہے۔ پس اگر ہم نہیں چاہتے کہ ایک ہی دفعہ نیست و نابود ہو جائیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اس بات کے پیچھے لگ جائیں کہ اپنے لئے شان اور اعتبار حاصل کریں۔ اس شان اور اعتبار کو ہم علم و ادب کے علاوہ کسی اور راستے سے حاصل نہیں کر سکتے وہ قوم جو زوال کی طرف جاتی ہے پہلے علم و فضل سے غافل ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر ابھی امید ہے تو یہ ہے کہ ہمارے تمام جوان سراسر فساد میں غرق نہیں ہوئے ہیں۔ ابھی آرزو کی بجلی ان کی آنکھوں میں چمک رہی ہے اس بات کی آرزو کہ وہ سلامت رہیں اور سر بلند رہیں اور میری آرزو ہے کہ کل تم بھی ان لوگوں کی صف میں شامل ہو جاؤ یعنی ان لوگوں کی صف میں جنہوں نے اپنی قدر و منزلت کو جان لیا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اس شرف کو حاصل کرنے کیلئے کوشش کرنی چاہیے اور تکلیف برداشت کرنی چاہیے۔ میری آرزو یہ ہے کہ تم بھی اس کوشش اور تکلیف میں شریک ہو جاؤ!

☆☆☆

تمرین کا حل

(۱)

سوال ۱: اپنے بیٹے کے بارے میں مصنف کی کیا خواہش ہے؟

جواب: مصنف ہر باپ کی طرح آرزو رکھتا ہے کہ اس کے بیٹے کی جوانی کا زمانہ خوش نصیبی سے گزرے اور وہ بڑا ہو کر ان لوگوں کی صف میں شامل ہو جنہوں نے اپنی قدر و منزلت کو جان لیا ہے اور وہ جانتے ہیں کہ اس شرف کو حاصل کرنے کیلئے انہیں کوشش کرنی چاہیے اور تکلیف برداشت کرنی چاہیے۔

سوال ۲: اپنے زمانے کے بارے میں اس کی کیا رائے ہے؟

جواب: اپنے زمانے کے بارے میں مصنف کی رائے یہ ہے کہ اس کا زمانہ بے شرمی اور فساد کا زمانہ ہے۔ جس کی بہتری کا کوئی نشان دکھائی نہیں دیتا۔ وہ اپنے زمانے کے حالات سے ناخوش دکھائی دیتا ہے۔

سوال ۳: مصنف نے ترک وطن کا خیال کیوں چھوڑا؟

جواب: مصنف نے ترک وطن کا خیال اس لئے چھوڑا کہ میدان چھوڑ کر جانا جوانمردی کے خلاف ہے۔ اسے یہ امید ہے کہ شاید میرا بیٹا مجھ سے زیادہ طاقتور ہو اور وہ برائی کے خلاف جنگ میں بہتر طریقے سے کامیابی حاصل کر سکے۔

سوال ۴: انہیں کن لوگوں سے بہتری کی امید ہے؟

جواب: مصنف کو ان لوگوں سے بہتری کی امید ہے جو عزت و وقار کی قدر و قیمت جانتے ہیں اور عزت و وقار کی خاطر ہر طرح کی تکالیف برداشت کرنے کیلئے تیار ہیں۔

سوال ۵: انہوں نے بیٹے کو کس جد و جہد میں شریک ہونے کی نصیحت کی ہے؟

جواب: انہوں نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی ہے کہ وہ ان لوگوں کی صف میں شامل ہو جو قدر و منزلت کو جانتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ اس شرف کو حاصل کرنے کیلئے کوشش کی جاتی ہے اور تکالیف برداشت کی جاتی ہیں۔

☆☆☆

(۲)

سوال ۱: امتحان میں کامیابی کے موقع پر اپنے والد محترم کو فارسی میں پانچ سات جملوں کا ایک خط لکھیے:

جواب:

سالن امتحان،

۲۰ مہ ۱۹۹۸ـم

پدر بزرگوارم

با عرض سلام، امیدوارم کہ شا ھمہ خوب و سلامت باشید۔ من ھم خوب ھستم۔ دیروز نامہ پر از مہر شا بدستم رسید۔ از خواندن نامہ شا خیلی خوشحال شدم۔

خبر خوش این است کہ من در امتحانات سال اول دیپلم با نمرات خوب قبول شدم۔ حالا باید برای سال دوم ثبت نام کنم و کتاب ھای جدید بخرم۔ از شا خواھش می کنم کہ زودتر پول ثبت نام و کتابھا را برایم بفرستید تا بتوانم با خیال راحت درس بخوانم و از ھم کلاسی ھای خود عقب نمانم۔

بہ مادر سلام گرم برسانید۔

فرزند شا،

ا۔ب۔پ۔

معروضی سوالات

1: کثیر الانتخابی سوالات (Multiple Choice Questions)

☆ ہر سوال کے نیچے چار ممکنہ جواب دیئے گئے ہیں۔ ان میں سے صرف ایک جواب درست ہے۔ درست جواب پر نشان (✓) لگائیے:

-1 ☆ "نامہ ای بہ پسرم" کا مصنف کون ہے؟
(الف) علی اسفندیاری (ب) ڈاکٹر پرویز ناتل خانلری ✓ (ج) ملک الشعرا بہار (د) مولانا جامی

-2 ☆ سبق "نامہ ای بہ پسرم" میں مصنف نے کسے اپنا دشمن قرار دیا ہے؟
(الف) ہمسایہ ملک کو (ب) یونانیوں کو (ج) انگریزوں کو (د) برائی کے شیطان کو ✓

-3 ☆ ڈاکٹر پرویز ناتل خانلری کے نزدیک شان اور اعتبار حاصل کرنے کا راستہ کیا ہے؟
(الف) زراعت (ب) سخت محنت (ج) علم وادب ✓ (د) تجارت

-4 ☆ زوال پذیر قومیں پہلے کس چیز سے غافل ہو جاتی ہیں؟
(الف) علم و فضل سے ✓ (ب) اپنے ماضی سے (ج) محنت سے (د) اپنے مستقبل سے

-5 ☆ "نامہ ای بہ پسرم" میں باپ نے بیٹے کو کن کا ساتھ دینے کے لیے کہا ہے؟
(الف) رشتہ داروں کا (ب) اچھے لوگوں کا ✓ (ج) محلہ داروں کا (د) دوستوں کا

☆☆☆☆☆☆